To get hand written assignments Call or messege

051-2285833, 0344-5515779, 03005371884

NISHAT EDUCATION PORSH ARCADE PLAZA G9 MARKAZ ISLAMABAD

سمسٹر بہار 2020ء

کورس: معاشیات — کورس کوڈ: 315

سطح: انٹرمیڈیٹ — مشق نمبر: ۲

سوال نمبر ۱: نظریہ تقسیم دولت کا مفہوم تفصیل سے بیان کریں۔

BS NISHAT EDUCATION

جواب: نظریہ تقسیم دولت:

اس سلسلے میں کلاسیکی ماہرین معاشیات کی طرف سے جو نظریہ پیش کیا گیا اسے مختتم پیداوار کا نظریہ کہتے ہیں۔

مختتم پیداوار کا نظریہ:

اس نظریے کی وضاحت سے پہلے ضروری ہے کہ مختتم پیداوار کے مفہوم کو سمجھ لیا جائے۔ پیدائش دولت کے عمل میں اگر باقی عاملین پیدائش کی مقدار ساکن رہے اور ایک عامل پیدائش کی مقدار میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہو تو اس میں عامل پیدائش کی ہر اگلی اکائی سے کل پیداوار میں جو اضافہ ہوتا ہے اسے عامل پیدائش کی مختتم پیداوار کہا جاتا ہے۔ مثلاً محنت کی مختتم پیداوار سے مراد کل پیداوار میں وہ اضافہ ہے جو زمین کی ایک زائد اکائی بڑھانے سے حاصل ہو بشرطیکہ دیگر عاملین پیدائش کی مقدار تبدیل نہ ہو۔

0344-5515779, 03005371884,

اسی طرح ہم دوسرے عاملین پیدائش کی مختتم پیداوار بھی معلوم کر سکتے ہیں۔ مختتم پیداوار کے تصور کی مزید وضاحت کرنے کیلئے ہم مندرجہ ذیل گوشوارہ بنا رہے ہیں۔

محنت کی اکائیاں (مزدور) I	کل پیداوار (کلوگرام) II	مختتم پیداوار (کلوگرام) III	مختتم پیداواری مالیت (قیمت 2 روپے فی کلوگرام) IV	اوسط پیداوار (کلوگرام) V	اوسط پیداواری مالیت (قیمت 2 روپے فی کلوگرام) VI
1	12	12	24	12	24
2	32	20	40	16	32
3	66	34	68	22	44
4	88	22	44	22	44
5	100	12	24	20	40
6	108	8	16	18	36
7	112	4	8	16	32

051-2285833, 2285733

BS NISHAT EDUCATION

اس گوشوارے کے مطابق ہم نے فرض کیا ہے کہ محنت کے سوا باقی تمام عاملین پیدائش کی مقدار ساکن ہے اور جب محنت کی اکائیوں یعنی مزدوروں کی تعداد میں ایک ایک کر کے اضافہ کیا جاتا ہے تو کل پیداوار میں بتدریج اضافہ ہوتا ہے مثلاً دو مزدوروں کی کل پیداوار 32 کلوگرام، تین کی 66 اور سات کی 112 کلوگرام ہے۔ اس اضافے میں ہر مزدور کا جو اپنا حصہ ہے اسے ہم مختتم پیداوار کہتے ہیں۔

اسے کالم نمبر 3 میں دکھایا گیا ہے، پہلے مزدور کی مختتم پیداوار 12 کلوگرام ہے، دوسرے کی 20 کلوگرام (یعنی 32 منفی 12)، تیسرے کی 34 کلوگرام (یعنی 66 منفی 32) اور اسی طرح ساتویں مزدور کی مختتم پیداوار 4 کلوگرام (یعنی 112 منفی 108) ہے۔ اگر مختتم پیداوار کو قیمت سے ضرب دی جائے تو اس کی زری مالیت نکل آتی ہے جسے "مختتم پیداواری مالیت" کا نام دیا جاتا

ہے۔

کالم نمبر 4 کے مطابق شے کی قیمت 2 روپے فی کلوگرام ہے جسے ہر مزدور کی مختتم پیداوار سے ضرب دے کر ہم نے مختتم پیداواری مالیت حاصل کی ہے۔مثلاً پہلے مزدور کی 24 روپے (2x12)، دوسرے کی 40 روپے (2x20)، تیسرے کی 68 روپے (2x34) اور اسی طرح ساتویں کی 8 روپے (2x4) ہے۔

کالم نمبر 5 میں ہر مزدور کی اوسط پیداوار درج کی گئی ہے جس کی پیمائش کیلئے کل پیداوار کو مزدوروں کی اکائیوں سے تقسیم کیا گیا ہے۔مثلاً دوسرے مزدور کی اوسط پیداوار 32/2=16 کلوگرام، تیسرے کی 66/3=22 کلوگرام اور اسی طرح ساتویں کی 112/7=16 کلوگرام ہے۔

آخری کالم میں ہم نے اوسط پیداوار کو قیمت سے ضرب دے کر اوسط پیداوار کی زری مالیت معلوم کی ہے، جسے ''اوسط پیداواری مالیت'' کا نام دیا جاتا ہے۔چونکہ شے کی قیمت 2 روپے فی کلو گرام ہے اس لیے پہلے مزدور کی اوسط پیداواری مالیت 2x12=24 روپے، دوسرے کی 2x16=32 روپے۔اسی طرح آخری مزدور کی 2x16=32 روپے ہے۔اس گوشوارے کی مدد سے جو ڈائیگرام بنتا ہے وہ یہ ہے

found.

TION

BS

اس ڈائیگرام میں خط OX پر مزدوروں کی تعداد اور خط OY پر اوسط مختتم پیداواری مالیت کی پیمائش کی گئی ہے۔گوشوارے کے پہلے اور چوتھے کالم کے اعداد کو آپس میں ملانے سے خط MRP بنتا ہے جو مختتم پیداواری مالیت کا خط ہے۔اسی طرح پہلے اور چھٹے کالم کے اعداد کو ایک دوسرے کے ساتھ ملانے سے خط ARP بنتا ہے جو اوسط پیداواری مالیت کا خط ہے۔مختتم پیداواری مالیت کا خط MRP پہلے اوپر کی طرف جاتا ہے پھر اوسط پیداواری مالیت کے خط ARP کو اس کی بلند ترین سطح سے کاٹتے ہوئے دائیں جانب نیچے آتا ہے۔اس طرح ان دونوں خطوط یعنی MRP اور ARP کی شکل الٹے (∩) کی مانند نظر آتی ہے۔

0344-5515779, 03005371884,

مختتم پیداوار اور مختتم پیداواری مالیت کے تصورات کی وضاحت کے بعد ہم نظریہ مختتم پیداوار بیان کرتے ہیں۔اس نظریے کو ان الفاظ میں بیان کیا جاسکتا ہے۔''اگر ملک میں مکمل مقابلہ اور مکمل روزگار کے حالات موجود ہوں تو ہر ایک عامل پیدائش کو اس کی مختتم اکائی کی مختتم پیداواری مالیت کے برابر معاوضہ ملتا ہے''۔

051-2285833, 2285733

مکمل مقابلے کے تحت جب کوئی فرم دیگر عاملین پیدائش کی مقدار جوں کی توں رکھ کر کسی ایک عامل پیدائش کی اکائیاں ایک ایک کرکے بڑھاتی ہے تو قانون تقلیل حاصل کے مطابق ایک خاص حد کے بعد اس عامل کی ہر اکائی کی پیداوار گرنے لگتی ہے۔حتیٰ کہ اس عامل کی ایک مزید اکائی یعنی مختتم اکائی کی مختتم پیداواری مالیت اس معاوضے کے برابر ہو جاتی ہے جو کہ اس اکائی کو ادا کیا جارہا ہے۔چونکہ یہ معاوضہ مختتم پیداواری مالیت کے برابر ہے لہٰذا اس عامل کی باقی تمام اکائیوں کو بھی یہی معاوضہ ادا کیا جائے گا۔فرض کریں کہ ایک فرم میں اکائیوں یعنی مزدور کی تعداد میں ایک ایک کرکے اضافہ کیا جاتا ہے جس سے عمل پیدائش میں ایک خاص حد کے بعد قانون تقلیل حاصل کا نفاذ شروع ہو جاتا ہے، وضاحت کیلئے نیچے گوشوارہ دیکھیں۔اس کے مطابق فرم میں پہلے سے ہی بیس مزدور کام کررہے ہیں اور جب اکیسواں مزدور کام پر لگایا جاتا ہے تو اس کی مختتم پیداوار کو بازار میں فروخت کرنے سے 500 روپے مختتم پیداواری مالیت حاصل ہوتی ہے جو کہ مکمل مقابلہ کے تحت رائج الوقت اجرت یعنی 300 روپے سے زیادہ ہے لہٰذا زیادہ مزدوروں کو کام پر لگانا منافع بخش ہے۔اس لیے مزدوروں کی تعداد بڑھائی جاتی ہے اور اس کے ساتھ مختتم پیداوار کے گرنے کا عمل جاری رہتا ہے۔حتیٰ کہ تیئسویں (23) مزدور کی مختتم پیداواری مالیت 300 روپے ہو جاتی ہے جبکہ اس کی اجرت بھی 300 روپے ہے چونکہ مختتم پیداواری مالیت شرح اجرت کے برابر ہے لہٰذا اس فرم میں تئیس (23) مزدور رکھے جائیں گے اور سب کی اجرت 300 روپے ہی مقرر ہوگی۔چوبیسویں (24) مزدور کو کام پر لگانا منافع بخش نہیں کیونکہ وہ آجر کو 200 روپے کی پیداوار دیتا ہے اور 300 روپے بطور اجرت مانگتا ہے۔اس طرح پچیسویں (25) مزدور کو بھی کام پر لگانا آجر کیلئے سودمند نہیں۔

BS NISHAT EDUCATION

گوشوارہ

محنت کی اکائیاں (مزدو)	مختتم پیداواری مالیت	شرح اجرت

21	500 روپے	300 روپے
22	400 روپے	300 روپے
23	300 روپے	300 روپے
24	200 روپے	300 روپے
25	100 روپے	300 روپے

اس گوشوارے سے جو ڈائیگرام بنتا ہے وہ یہ ہے:

ION
BS NIS

اس ڈائیگرام میں افقی خط 0X پر مزدوروں کی تعداد درج کی گئی ہے اور عمودی خط 0Y پر ان کی مختتم پیداواری مالیت کی پیائش کی گئی ہے۔قانون تقلیل حاصل کے مطابق مزدوروں کی تعداد میں اضافے سے ان کی مختتم پیداواری مالیت کم ہو جاتی ہے۔

اس لیے مختتم پیداواری مالیت کا خط MRP اوپر سے دائیں جانب نیچے کو آتا ہے جس طرح یہاں مکمل مقابلے کے تحت فرم کی اوسط وصولی مختتم وصولی کے برابر ہوتی ہے اسی طرح یہاں مکمل مقابلے کے تحت فرم کی اوسط اجرت AW، مختتم اجرت MW کے برابر ہے جو کہ 300 روپے ہے۔ مختتم پیداواری مالیت کا خط MRP، مختتم اجرت کے خط MW کو نقطہ E پر قطع کرتا ہے۔یہ نقطہ مزدوروں کیلئے فرم کے توازن کو ظاہر کرتا ہے۔

0344-5515779, 03005371884,

اس طرح تئیس (23) مزدوروں کو روزگار فراہم کیا جاتا ہے کیونکہ تئیسویں (23) مزدور کی مختتم پیداواری مالیت، شرح اجرت کے برابر ہے۔فرم کا توازن نقطہ K پر نہیں ہو سکتا کیونکہ بائیسویں (22) مزدور کی مختتم پیداواری مالیت شرح اجرت سے زیادہ ہے جو فرم کیلئے منافع بخش ہے۔لہٰذا مزدوروں کی تعداد میں اضافہ کیا جاتا ہے۔اسی طرح فرم کا توازن نقطہ H پر بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ یہاں چوبیسویں (24) مزدور کی مختتم پیداواری مالیت شرح اجرت سے کم ہے جو فرم کیلئے نقصان کا باعث ہے۔لہٰذا مزدوروں کی تعداد میں کمی کر دی جاتی ہے۔اس لیے فرم کا توازن نقطہ E پر ہی ہوتا ہے جہاں مختتم مزدور کی مختتم پیداواری مالیت مروجہ شرح اجرت کے برابر ہے۔

051-2285833, 2285733

اس بحث سے یہ نتیجہ بآسانی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ اگر مکمل مقابلے کے تحت شرح اجرت بڑھ جائے تو کم مزدوروں کو روزگار ملتا ہے۔اس کے برعکس اگر شرح اجرت گر جائے تو زیادہ مزدوروں کو روزگار مہیا کیا جاتا ہے۔جس طرح مختتم پیداواری مالیت کی بنیاد پر مزدوروں کی اجرت کا تعین ہوتا ہے بالکل اسی طرح باقی عاملین پیدائش کی اجرت ان کی اپنی اپنی مختتم پیداوار کی بنیاد پر مقرر ہوتی ہے یعنی زمین کا لگان، سرمائے کا سود اور تنظیم کا منافع بھی مختتم پیداوار کے مطابق طے پایا ہے

یہ ایک حقیقت ہے کہ ملک کے تمام عاملین پیدائش ہر وقت یہ کوشش کرتے ہیں کہ ان کے معاوضے بڑھ جائیں۔زیادہ سے زیادہ معاوضوں کی تلاش میں وہ ان فرموں کو چھوڑ دیتے ہیں جن میں ان کی مختتم پیداوار کم ہو اور ان فرموں میں کام حاصل کرتے ہیں جن میں ان کی مختتم پیداوار زیادہ ہو۔اس طرح اگر ملک کے تمام عاملین پیدائش مکمل طور پر نقل پذیر ہوں تو ایک وقت ایسا آتا ہے کہ پورے ملک میں تمام عاملین پیدائش کی مختتم پیداوار ایک دوسرے کے برابر ہو جاتی ہے۔چونکہ عاملین کے معاوضے ان کے متعلقہ مختتم پیداوار کے برابر ہوتے ہیں اس لیے تمام فرموں میں عاملین پیدائش کے اشتراک کی مندرجہ ذیل مساوات بن جاتی ہے۔

BS NISHAT EDUCATION

(الف) عامل کی مختتم پیداوار / (الف) عامل کی قیمت = (ب) عامل کی مختتم پیداوار / (ب) عامل کی قیمت = (ج) عامل کی مختتم پیداوار / (ج) عامل کی قیمت = (ی) عامل کی مختتم پیداوار / (ج) عامل کی قیمت

$$\frac{MPa}{P.a} = \frac{MPb}{P.b} = \frac{MPc}{P.c} = \frac{MPd}{P.d}$$

اس میں MP = Marginal Productivity = مختتم پیداوار

P = Price of Factor = عامل کی پیدائش کی قیمت

a, b, c, d = Various Factors of Production = مختلف عاملین پیدائش

اس مساوات کے مطابق تمام عاملین پیدائش کی مختتم پیداوار ایک دوسرے کے برابر ہے۔تمام عاملین پیدائش کے معاوضے ان کے متعلقہ مختتم پیداوار کے برابر ہیں۔

کسی فرم میں عاملین پیدائش کے اس اشتراک کو کم از کم مصارف کا اشتراک Combination Least Cost کہا جاتا ہے۔چونکہ اس صورت میں فرم کے مصارف پیدائش کم سے کم ہوتے ہیں لہٰذا اس کا توازن زیادہ سے زیادہ منافع کی حد پر ہوتا ہے۔

سوال نمبر۲ لگان کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: لگان کا مفہوم:۔

عام بول چال میں پاسیداراشیائے صرف یا اشیائے سرمایہ کو استعمال کرنے پر جو معاوضہ دیا جاتا ہے۔اسے لگان کہتے ہیں۔جیسے مکان، دوکان، کارخانہ، سائیکل، سلائی مشین وغیرہ کرایے پر حاصل کرلی جائے اور طے شدہ مدت کے بعد اس کا کرایا ادا کر دیا جائے۔لیکن معاشیات کی اصطلاحی زبان میں لگان کا یہ مفہوم نہیں ہوسکتا۔کیونکہ ایسا کرنے سے سرمائے کے سود اور زمین کے لگان میں کوئی فرق نہیں رہتا۔

معاشیات میں لگان سے مراد معاوضے کی وہ رقم ہے۔جو ایک کاشتکار زمین کے استعمال کے بدلے زمیندار کو مقررہ مدت کے بعد ادا کرتا ہے۔بالفاظ دیگر عمل پیدائش میں زمین کو ایک حاصل پیدائش کی حیثیت سے استعمال کرنے پر جو معاوضہ زمین کیا لک کو ادا کیا جاتا ہے۔وہ لگان ہے۔آج کل معاشیات دان لگان کی اصطلاح بہت وسیع معنوں میں استعمال کر رہے ہیں۔ان کے خیال میں جب زمین کے علاوہ محنت، سرمایہ اور تنظیم میں سے کسی بھی عامل پیدائش کی رسد وقتی طور پر معین Fixed ہو جائے تو اس وقت اس عامل پیدائش کو عام معاوضے سے جس قدر زائد ادائیگی ہوتی ہے اسے بھی لگان کہتے ہیں۔

لگان کی اقسام:

لگان کی دو قسمیں ہیں۔

1) خالص لگان

2) خام لگان

BS NISHAT EDUCATION
0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733
BS NISHAT EDUCATION

1) خالص لگان:۔

جب ایک کاشت کار کسی زمیندار کی زمین استعمال کرنے پر اسے معاوضہ ادا کرتا ہے تو معاوضے کی یہ رقم خالص رحجان کہلاتی ہے۔اس لئے خالصتاً زمین کے استعمال کے معاوضے کو خالص لگان کہتے ہیں۔

2) خام لگان

عام طور پر جب ایک کاشت کار کسی زمیندار کو لگان ادا کرتا ہے۔اس میں خالص لگان کے علاوہ مختلف قسم کی ادائیگیاں بھی شامل ہوتی ہیں۔اس لئے لگان کہا جاتا ہے۔

خام لگان کے مندرجہ ذیل اجزاء ہیں:۔

الف) خالص لگان: یعنی زمیندار کی زمین استعمال کا معاوضہ

ب) سود:۔ زمین پر نصب کیے ہوئے سرمائے کا سود (یعنی کنواں، ٹیوب ویل یا مکان وغیرہ کا کرایہ)

ج) اجرتیں:۔ اگر زمیندار کے کارندے زمین پر کام کرتے ہوں یا اس کی نگرانی کرتے ہوں تو ان کی اجرتیں بھی خام لگان میں شامل ہو جاتی ہیں۔

د) منافع:۔ زمین کی اصلاح پر ہونے والی سرمایہ کاری سے اگر زمین دار کو نقصان کا خطرہ ہو تو وہ اس کا معاوضہ وصول کرتا ہے۔جو منافع کی شکل میں خام لگان کا حصہ بن جاتا ہے

پس خام لگان = خالص لگان + سود + اجرتیں + منافع

ریکارڈو کا نظریہ لگان:۔

ڈیوڈ ریکارڈو نے 1817ء میں ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے۔ ''محاصل اور معاشیات کے اصول'' ۔اس کتاب میں انہوں نے اپنا نظریہ پیش کیا ہے۔ جو یہ ''لگان زمین کی پیداوار کا وہ حصہ ہے۔ جو ایک کاشتکار زمین کے مالک کو زمین کی ازلی اور لافانی قوتوں کے استعمال پر ادا کرتا ہے۔ چونکہ زمین کے مختلف ٹکڑے زرخیزی اور محل وقوع کی بناء پر ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ لہذا یکساں مصارف پیدائش کے باوجود ان کی پیداوار ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ پیداوار کے اس فرق کو جو ایک بڑھیا قسم کی زمین اور گھٹیا قسم کی زمین کے درمیان پایا جاتا ہے۔ لگان کہتے ہیں''۔

ریکارڈو کے لگان لگان کی رو سے زمین ایک قدرتی عطیہ ہے۔ جس کی رسد معین ہے۔ زمین کے مختلف ٹکڑے زرخیزی کے لحاظ سے ایک جیسے نہیں ہوتے۔ کوئی قطعہ زمین زیادہ زرخیز ہوتا ہے۔ اور کوئی کم۔ اگر ان میں محنت اور سرمائے کی یکساں اکائیاں لگائی جائیں تو ظاہر ہے کہ زیادہ زرخیز زمین زیادہ پیداوار دیتی ہے۔ اور کم زرخیز زمین کم۔ اس طرح ایک بڑھیا زمین، گھٹیا زمین کے مقابلے میں جس قدر زیادہ پیداوار دیتی ہے۔ وہ اس زمین کا لگان ہوتا ہے۔ ریکارڈو کے خیال میں اگر ایک گھٹیا زمین اپنی پیداوار سے محض اپنے مصارف پیدائش ہی پورے کرتی ہو تو وہ مختتم زمین یا بے لگان زمین ہوتی ہے۔ اس طرح مختلف زمین، مختتم زمین کے مقابلے میں جس قدر زیادہ پیداوار دیتی ہیں، وہی ان کا لگان ہوتا ہے۔

ریکارڈو کے نظریہ لگان کی رو سے زمین ایک قدرتی عطیہ ہے۔ جس کی رسد معین ہے۔ زمین کے مختلف ٹکڑے زرخیزی کے لحاظ سے ایک جیسے نہیں ہوتے، کوئی قطعہ زمین زیادہ زرخیز ہوتا ہے اور کوئی کم۔ اگر ان میں محنت اور سرمائے کی یکساں اکائیاں لگائی جائیں تو ظاہر ہے زیادہ زرخیز زمین زیادہ پیداوار دیتی ہے اور کم زرخیز زمین کم۔ اس طرح ایک بڑھیا زمین، گھٹیا زمین کے مقابلے میں جس قدر زیادہ پیداوار دیتی ہے۔ وہ اس زمین کا لگان ہوتا ہے۔ ریکارڈو کے خیال میں اگر ایک گھٹیا زمین اپنی پیداوار سے محض اپنے مصارف پیدائش ہی پورے کرتی ہو تو وہ مختتم زمین Marginal Land یا بے لگان زمین No Rent Land ہوتی ہے۔ اس طرح مختلف زمین، مختتم زمین کے مقابلے میں جس قدر زیادہ پیداوار دیتی ہیں۔ وہی ان کا لگان ہوتا ہے۔

شہری علاقوں میں لگان۔ شہری علاقوں میں لگان کا تعین محل وقوع کی بنیاد پر ہوتا ہے وہ اس طرح کہ جو مکانات اور دکانیں محل وقوع کے لحاظ سے بہتر ہوتی ہیں ان کا لگان زیادہ ہوتا ہے جب کہ نا پسندیدہ محل وقوع کی حامل جائیدادوں کا لگان کم ہوتا ہے مثال کے طور پر شہری علاقوں میں ان رہائشی مکانوں بنگلوں اور تجارتی مرکزوں کا لگان عام طور پر زیادہ ہوتا ہے جہاں پختہ سڑکیں سکول اور ہسپتال ہوں پانی اور بجلی کی سہولتیں میسر ہوں اور گندے پانی کے نکاس کا انتظام ہو لیکن جہاں یہ سہولتیں میسر نہ ہوں وہاں مکانوں اور دکانوں کا لگان عام طور پر کم ہوتا ہے جہاں تک کئی منزلہ MULTI STOREY عمارت کا تعلق ہے ان میں ایک ہی قطعہ زمین پر بہت سی منزلیں تعمیر کی جاتی ہیں لہذا ان میں لگان کا تعین محل وقوع کی بنیاد پر طے ہوتا ہے وہ یہ کہ سب سے نچلی منزل شہری سہولتوں کے قریب ہوتی ہے اس لیے اس کا لگان زیادہ ہوتا ہے اور اس کے بعد جوں جوں منزلیں اوپر کی طرف جاتی ہیں لگان کی شرح بتدریج کم ہوتی جاتی ہے۔

دکانوں اور ماہی گاہوں کا لگان۔ کانوں اور ماہی گاہوں کا لگان مختتم زمین کی طرح مختتم کان اور مختتم ماہی گاہ کے اصول پر متعین ہوتا ہے کیونکہ کانیں اور ماہی گاہیں زرخیز اور محل وقوع کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں اس لیے بڑھیا قسم کی کانوں اور ماہی گاہوں کا لگان مختتم کان اور مختتم ماہی گاہ پر ہونے والے اخراجات اور ان کی آمدنی کے برابر ہونے سے طے ہوتا ہے اس صورت میں ان کی پیداوار کے مقابلے میں دیگر بڑھیا درجے کی کانوں اور ماہی گاہوں سے حاصل ہونے والی فاضل پیداوار کو ان کا لگان کہیں گے۔

مثل لگان۔ لگان کا یہ تصور الفرڈ مارشل نے پیش کیا ہے کہ ان کے مطابق زمین کی مقدار محدود اور معین ہے اس کی رسد میں اضافہ نہیں کیا جا سکتا اگر زمین کی طلب بڑھ جائے تو یہ کمیاب ہو جاتی ہے لہذا اس کمیاب شے کے استعمال کے معاوضے کا نام لگان ہے اگر زمین کی طرح دیگر عاملین پیدائش کی رسد کچھ عرصے کے لیے معین اور غیر لچکدار ہو جائے اور ان کی طلب میں وقتی طور پر اضافہ ہو جانے سے وہ پہلے کی نسبت زیادہ آمدنی دینے لگ جائیں تو ان کی زائد آمدنی مثل لگان کہتے ہیں۔

سوال نمبر:۳ اجرت کی مختلف اقسام تفصیل سے بیان کریں۔

جواب:۔ اجرت:۔

محدود اصطلاح میں اجرت سے مراد ''وہ مادی معاوضہ ہے جو آجر ایک معاہدے کے تحت مزدور کو اس کی خدمت کے عوض دیتا ہے''۔

اجرتوں کے تعین کے مسئلے سے متعارف کرانے سے پہلے ضروری ہے۔ کہ ہم آپ کو اس اہمیت کے بارے میں بتائیں جزوی سطح پر آجر اپنے کاروبار کو چلانے کے لئے اجرتوں کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ کیونکہ اجرتوں کا براہ راست اثر ان کی پیدا کردہ اشیاء پر پڑتا ہے۔ مصارف پیدائش میں اضافے سے منڈی میں فروخت کار ان کی قیمتوں میں اضافہ کر دیتے ہیں۔ اور اجرتوں میں کمی یا کم معاوضے بالآخر مصارف پیدائش میں کمی کا باعث بنتے ہیں۔

اجرت کی اقسام:۔

اجرت کی متعدد اقسام ہو سکتی ہیں۔ ان میں مندرجہ ذیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(i اجرت بلحاظ اشخاص:۔

BS NISHAT EDUCATION
0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733
BS NISHAT EDUCATION

کام کرنے والے اشخاص کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی **اجرت** یا معاوضہ کو مشاہرہ، تنخواہ اور فیس کہتے ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر، انجینئر یا اعلیٰ عہدوں پر فائز حضرات کے معاوضے کو تنخواہ کہتے ہیں اور یہ اشخاص میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ اور عظیم تکنیکی صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ درمیانہ درجہ کے لوگ، مثلاً عام پڑھے لکھے ہنرمند افراد کے معاوضے کو مشاہرہ کہتے ہیں۔ یہ عموماً ماہانہ ہوتی ہے۔ جب کہ آزاد پیشوں سے متعلقہ افراد کا معاوضہ فیس کہلاتا ہے۔ اس میں ایسے وکیل، ڈاکٹر، انجینئر وغیرہ شامل ہیں۔ جو اپنی **خدمات** کسی دفتر، ادارے یا محکمے کے سپرد نہ کیے ہوئے ہوں۔ بلکہ ذاتی طور پر اس کی پریکٹس کرتے ہوں۔ عام افراد کی **اجرت** یا معاوضے کو سادہ الفاظ میں **اجرت** کہتے ہیں۔

ii) اجرت متعارف:۔

اجرت متعارف ایسی **اجرت** ہوتی ہے۔ جو مزدور کو اس کی محنت کرنے کے عوض زر کی شکل میں دی جائے۔ مثلاً کسی کالج کے پروفیسر صاحب کی تنخواہ بحساب **25000** روپے ماہوار یا کسی چوکیدار کی تنخواہ بحساب **4000** روپے ماہوار ہو تو یہ **اجرت** متعارف کہلائے گی۔

اجرت متعارفہ سے آپ کی کارکن (مزدور) کی معاشی حالت کا درست جائزہ نہیں لے سکتے۔ کیونکہ زر کی قدر میں وقت کے لحاظ سے کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اور مزدور کی **قوت** خرید میں کمی ہوتی ہے۔ دیکھنے میں بہت زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ عین ممکن ہے۔ کہ اس کا معیار زندگی پست ہی ہو۔ یعنی وہ اپنی بنیادی **ضروریات** بمشکل پوری کر پاتا ہو۔ اس کی وجہ صرف یہی ہو سکتی ہے۔ کہ بازار میں اشیاء کی قیمتیں زیادہ ہوں زر کی قدر کم ہو اور زر کے عوض کم اشیاء خرید سکتا ہو۔

iii) حقیقی اجرت:(Real Wages)۔

چونکہ زری **اجرت** یا **اجرت** متعارف کسی مزدور کی معاشی حالت کا صحیح نقشہ پیش نہیں کرتی۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم حقیقی **اجرت** کا جائزہ لیں۔ حقیقی **اجرت** سے مراد اشیاء و **خدمات** کی وہ مجموعی مقدار ہے جو کسی کارکن کو اپنی **خدمات** کے عوض دستیاب ہو۔ یہ کسی فرد، طبقے، معاشرے، معیشت اور وہاں کے عوام کے معیار زندگی کے تعین میں مرکزی اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ پس حقیقی **اجرت** میں وہ تمام فائدے اور مراعات شامل ہیں جو کسی مزدور کو زر کی شکل میں یا دیگر سہولتوں میں یا دونوں صورتوں میں حاصل ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک کالج کے چوکیدار کو چار سو ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ اس لئے اسے رہائش کے لئے مفت مکان، بجلی، پانی اور علاج معالجے کے لئے مفت طبی امداد میسر ہے۔ تو اس کی حقیقی **اجرت** میں اس کی چار سو روپے کی **اجرت** متعارف کے علاوہ یہ تمام سہولتیں بھی شمار کی جائیں گی۔

سوال نمبر ۴: اسلامی نظام معیشت پر نوٹ لکھیں۔

جواب:۔ اسلامی نظام معیشت

اسلام نے معیشت کی بنیاد دولت کے ایک جگہ جمع ہو جانے کو روکنے اور اس کے گردش کرنے میں اضافہ کرنے پر رکھی ہے۔ اس سے پیدائش دولت، تقسیم دولت، صرف اور تبادلہ دولت، ایک ہم آہنگ مربوط نظام وجود میں آتا ہے اسلام نے ذاتی ملکیت کے مسئلوں میں الجھنے کی بجائے جس چیز پر زیادہ سے زیادہ زور دیا ہے وہ یہ ہے کہ معاشرے میں دولت کی گردش کا عمل رواں دواں رہے کیونکہ جب معاشرے کے مختلف **طبقات** میں دولت گردش کرتی رہتی ہے دولت کے صرف سے کئی آمدنیاں پیدا ہوتی ہیں جو مزید سرمایہ کاری اور شے کی پیدائش کا محرک بنتی ہیں، تاجروں کی سرگرمیاں تیز تر ہوتی جاتی ہیں اور صنعت و حرفت پیشہ افراد کے طرز عمل میں حرکت پیدا ہوتی ہے ان پیداواری سرگرمیوں کے ظہور میں آنے سے عاملین پیدائش کو معاوضے حاصل ہوتے ہیں جنہیں لے کر وہ بازار خرید میں پہنچتے ہیں۔ پیدا شدہ مال کی فروخت اور نکاس عمل میں آتا ہے جو سرمایہ کاری کے لیے مہمیز ثابت ہوتا ہے اور اس طرح نئی آمدنیوں کی مسلسل تخلیق صرف میں اضافے کے ذریعے سرمایہ کاری کو تحریک دے کر ملکی خوش حالی کا باعث بنتی ہے۔ اسلامی نظام معیشت کے اس خاکے سے اس کی مندرجہ ذیل **خصوصیات** ہمارے سامنے آتی ہیں

شخصی ملکیت کی اجازت:۔

اسلامی نظام معیشت افراد کی ذاتی شخصیت کے حق کو تسلیم کرتا ہے، البتہ اس سلسلے میں سختی سے یہ پابندی عائد کرتا ہے کہ افراد یہ ملکیت جلدی اور جائز ذرائع کے ساتھ قائم کریں اور حلال اور جائز طریقے ہی سے اس پر تصرف کریں۔ پھر اس کی ملکیت پر معاشرے کے دوسرے افراد یا ریاست کے جو حقوق عائد ہوتے ہیں انہیں پوری طرح ادا کیا جائے۔ ان شرائط اور حدود کے اندر اسلام افراد کو اس بات کی نہ صرف **اجازت** دیتا ہے بلکہ انہیں پر زور تلقین بھی کرتا ہے کہ وہ اپنی ذہنی و جسمانی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر قومی پیداوار میں زیادہ سے زیادہ اضافہ عمل میں لائیں۔

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت:۔

اسلام کی دولت اور دیگر ذرائع پیداوار کی ذخیرہ اندوزی کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔ وہ افراد کو اس **بات** پر ابھارتا ہے کہ وہ اپنے اموال کو ذاتی اور شخصی **ضروریات** پوری کرنے یا مزید اشیاء **ضروریات** پیدا کرنے کے لیے استعمال کریں۔ لیکن اس معاملے میں بھی اعتدال کی روش کو اپنانے کی تلقین کی گئی ہے۔ حرام اشیاء پر دولت صرف کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے اس کے ساتھ ساتھ اسراف، عیاشیانہ ٹھاٹھ باٹھ اور نام و نمود کے **اخراجات** سے روک دیا گیا ہے۔ سرمایہ کاری کے سلسلے میں بھی افراد کو حلال اور جائز حدود کا پابند کیا گیا ہے، سرمایہ کاری کے لیے بھی ان ہی ذرائع کے استعمال کی **اجازت** دی گئی ہے جن کے نتیجے میں افراد اور معاشرہ کی حقیقی **ضروریات** پوری ہوتی ہوں۔

BS NISHAT EDUCATION
0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733
BS NISHAT EDUCATION

منصفانہ تقسیم دولت:۔

اسلامی نظام معیشت میں دولت کی منصفانہ تقسیم پر خصوصی توجہ دی گئی ہے ۔ایک طرف دولت کمانے کے ایسے تمام راستے بند کر دیئے گئے ہیں جو دولت کے چند ہاتھوں میں مرکوز ہو جانے کا باعث بنتے ہیں ،مثلا سود اور ذخیرہ اندوزی یعنی منافع کمانے کی غرض سے اشیا ضروریات کو روک رکھنا وغیرہ اور دوسری طرف زکوۃ صدقات کے ذریعہ اہل ثروت سے دولت کو معاشرے کے کمزور اور حاجت مند افراد کی طرف منتقل کرنے کے انتظامات کیے گئے ہیں ۔اس سلسلے میں قانون وراثت کو بھی ارتکاز دولت کے خاتمے اور تقسیم دولت کے دائرے کو وسیع کے لیے استعمال کیا گیا ہے ۔

آزادی:۔

اسلامی نظام معیشت افراد کو جدوجہد کے سلسلے میں زیادہ سے زیادہ آزادی دیتا ہے تا کہ وہ آزادانہ طور پر اپنی ذہنی صلاحیتوں کو حصول معاش کے سلسلے میں بروئے کار لائیں ،البتہ وہ اخلاق قانونی نظام کے ذریعہ اس بات کا اہتمام کرتا ہے کہ افراد اپنی معاشی جدوجہد کو انصاف کے تقاضوں اور معاشرے کے عمومی مفاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے انجام دیں ،حکومت اور ریاست افراد کی معاشی جدوجہد میں اس وقت ہی مداخلت کرتی ہے جب اسے ایسا کرنا ہر لحاظ سے ناگریز ہو جائے ۔

طبقاتی کشمکش کا خاتمہ:۔

اسلامی نظام معشیت میں افراد کی معاشی سرگرمیوں کو عدل اور انصاف کی بنیاد پر استوار کرنے کی کوشش کی گئی ہے ،اس لیے معاشی جدوجہد میں مصروف تمام عاملین پیدائش کو ان کے حقوق پوری طرح حاصل ہونے کی ضمانت حاصل ہو جاتی ہے جس سے ان کے درمیان باہمی کش مکش پیدا ہونے کا امکانات معدوم ہو جاتے ہیں اور عاملین پیدائش باہمی تعاون اور رفاقت کے اصول پر پیداواری سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں ۔

اسلامی نظام معشیت کا جو مختصر خاکہ اور خصوصیات سطور بالا میں پیش کی گئی ہیں ،ان کے مطالعے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ نظام معیاری نظام کے تمام تقاضوں کو پورا کرتا ہے اس کے تحت ملکی ذرائع وسائل سے مکمل استفادہ کرنے کا امکان پیدا ہوتا ہے تقسیم دولت کا نہایت منصفانہ اور انسانی اقتدار پر مبنی نظام معرض وجود میں آتا ہے طبقاتی کش مکش کا قلع قمع ہو جاتا ہے دولت عام افراد تک پہنچتی ہے ،کوئی فرد ضروریات زندگی سے محروم نہیں رہتا اور یہ سب کچھ انتہائی پر امن ماحول میں ہوتا ہے ۔

BS NISHAT EDUCATION

سوال نمبر:۵ منافع کا متحرک نظریہ بیان کریں۔

جواب: منافع کا متحرک نظریہ:

یہ نظریہ مشہور امریکی معشیت دان جے ۔بی ۔کلارک نے پیش کیا ۔کلارک کے بقول ساکن دنیا میں رہتے ہوئے جہاں آبادی ،سرمایہ ،طریقہ پیدائش ، فنی معلومات اور کاروباری تنظیم وغیرہ ۔بدستور موجود ہیں ۔وہاں مکمل مقابلے کی وجہ سے منافع غائب ہو جاتا ہے ۔منافع چونکہ مصارف پیدائش سے زائد وصولی کا نام ہے اس لیے یہ مکمل مقابلے کی صورت میں حاصل نہیں ہو سکتا ۔ مکمل مقابلے کے تحت فرم کے اوسط مصارف اوسط وصولی کے برابر ہوتے ہیں ۔اس لیے منافع وجود میں نہیں آتا ۔

0344-5515779, 03005371884,

مزید یہ کہ ساکن دنیا میں ہر چیز ظاہر اور عیاں ہوتی ہے اور کوئی چیز مخفی نہیں ہوتی لہذا کاروبار میں نہ تو خطرہ مول لینا پڑتا ہے اور نہ ہی غیر یقینی حالات کا سامنا ہوتا ہے ۔اس لیے منافع بھی وجود میں نہیں آتا ۔

051-2285833, 2285733

بقول کلارک:

یہ دنیا معیشت ہونے کے بجائے متحرک ہے اور ہر وقت تغیر پذیر رہتی ہے ۔ پس باشعور اور اہل آجر ان تبدیلیوں کو بھانپ لیتے ہیں ۔کاروباری صلاحیتوں کی بنا پر مصارف پیدائش میں کمی کر کے منافع کما لیتے ہیں ۔

پروفیسر نائٹ کے مطابق:

اس نظریے کے بارے میں پروفیسر نائٹ اپنی رائے کا اظہار یوں کرتے ہیں کہ منافع ان خطرات کا معاوضہ ہے جن کی پیشن گوئی نہیں کی جا سکتی۔

تنقید:

اس نظریے پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ یہ اس بات کو واضح نہیں کرتا کہ اتفاقیہ منافع اور اجارہ درانہ منافع کیسے پیدا ہوتا ہے ۔اس اعتراج کے باوجود یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس نظریے میں ایک حد تک صداقت ضرور پائی جاتی ہے ۔

BS NISHAT EDUCATION

BS NISHAT EDUCATION

0344-5515779, 03005371884,

051-2285833, 2285733

BS NISHAT EDUCATION